بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زبدۃ البیان

خلاصۃ

التبیان

الکہف

از

افادات

حضرت مولانا خورشید احمد صاحب

مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

ضبط و ترتیب

محمد خالد فرید تونسوی و محمد اجمل حیدری

ناشر

جامعہ خورشید اسلام باروالی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

مصنف محمد علی صابونی۔ **استاد** کلیۃ الشریعۃ والدراسات الاسلامیۃ مکہ مکرمہ۔

سن تالیف: ابتدائے رجب ۱۳۹۰ھ مقام تالیف: مکہ مکرمہ

یہ کتاب دس فصلوں پر مشتمل ہے۔(۱) علوم القرآن میں ہے علوم قرآن کا مقصد اور قرآن کی تعریف، قرآن کے فضائل، قرآن کو یاد کرنے کے آداب (۲) نزول کے اسباب کا پہچاننا اور اسباب کی معرفت کے فوائد اور اس کی مثالیں۔(۳) قرآن مجید کو ۲۳ سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے اتارنے کا راز اور حکمت (۴) قرآن کریم کا جمع کرنا دور نبوت اور دور خلافت ابوبکر صدیقؓ اور دورِ خلافت حضرت عثمانؓ میں (۵) نسخ فی القرآن، نسخ کا معنی اور حکمت (۶) تفسیر اور مفسرین، تفسیر بالروایہ اور درایہ کی قسمیں، مفسر کیلئے شرائط (۷) تفسیر اشاری اور اس کے بارے میں علماء کا مؤقف، تفسیر اشاری، تفسیر باطنی اور غرائب تفسیر میں فرق (۸) تفسیر کی مشہور کتابیں، تفسیر بالروایہ، درایہ اور اشارہ میں لکھی جانے والی مشہور تفسیریں (۹) قرآن کا ترجمہ اس سلسلے میں حلال وحرام اور ترجمہ کی شرائط (۱۰) قرآن کریم کو سات لغتوں، سات متواتر قرآئتوں میں اتارنا اور صحابہ اور تابعین میں سے مشہور قرآء کے نام۔

☆......الفصل الاول : علوم القرآن......☆

تمہید:...... علم تفسیر ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم علوم قرآن کے بارے میں مختصر جان لیں اور ان بڑی مشقتوں، وسیع کوششوں اور عظیم تحقیقات کو بھی معلوم کرلیں جو اس کتاب مجید کی خدمت کیلئے عظیم اساتذہ اور بڑے بڑے علماء کرام کے ہاتھوں سرانجام دی گئیں ہیں جنہوں نے اس قابلِ تعریف ترکہ اور قیمتی خزانہ کی حفاظت میں نزول قرآنی کے زمانے سے آج تک اپنی عمریں کھپادی ہیں اور پھر وہ اللہ کے جوار میں (فوت ہوئے) چلے گئے ہیں اور انہوں نے ہمارے لیے بڑی علمی ثروت (دولت) چھوڑی ہے جس کا پانی خشک نہیں ہوتا اور زمانہ کی گردشوں اور حملوں کے باوجود اس کے موتی ختم نہیں ہوتے، قدیم وجدید زمانوں میں کی جانے والی ان کوششوں کے باوجود قرآن اس شخص کیلئے جو اس کی گہرائیوں میں موتی نکالنے کیلئے غوطہ زن ہوگا بڑا اسمندر ثابت ہوگا۔

☆......علوم قرآن کا مقصد :......☆

علوم قرآن کا مقصد وہ تحقیقات ہیں جن کا قرآن مجید سے بلحاظ نزول، جمع وترتیب، تدوین،

کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔

......علوم قرآن کی غرض......

رسول اللہ ﷺ کے بیان وتوضیح اور صحابہؓ سے جو کچھ قرآن کی آیات کی تفسیر کے متعلق منقول ہے ا س کی روشنی میں کلام اللہ کا سمجھنا اور تفسیر میں مفسرین کا طریقہ اور اسالیب اور شروط تفسیر اور اس علم کے دیگر دقائق (باریکیوں) کی معرفت حاصل کرنا۔

......قرآن کی تعریف......

یہ اللہ کا معجز کلام ہے جو خاتم الانبیاء والمرسلین پر بواسطۂ جبریل امین اترا ہے جو مصاحف میں لکھا گیا ہے اور تواتر سے ہماری طرف منقول ہوتا آیا ہے۔اس کی تلاوت کرنا عبادت ہے اس کا آغاز سورۃ الفاتحہ سے ہے اور اختتام سورۃ الناس پر ہوا ہے۔

......فضائل قرآن......

آیات کریمہ فضائل قرآن کے بارے میں

(۱) قال تعالیٰ ''ان الذین یتلون الآیہ (سورۃ الفاطر آیت ۲۹) ترجمہ: بیشک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور خرچ کرتے اس رزق سے جو ہم نے ان کو دیا ہے پوشیدہ اور ظاہر، امید رکھتے ہیں ایسی تجارت کی جس میں ہرگز خسارہ نہیں ہوگا۔

(۲)...... وقال تعالیٰ ''واذا قرئ القرآن الآیہ (سورۃ الاعراف آیت ۲۰۴) ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے اس کو سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

......احادیث شریفہ فضائل قرآن کے بارے میں......

(۱)...... قال علیہ السلام ''خیر کم من تعلم القرآن و علمہ'' (بخاری) ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۲)...... وقال علیہ السلام ''اشراف امتی حملۃ القرآن'' (ترمذی) ترجمہ: میری امت کے معزز لوگ حاملین قرآن ہیں۔

اسمائے قرآن:...... قرآن، فرقان، تنزیل، ذکر، کتاب

قرآن کی اوصاف جلیلہ :......نور، ہدایت، رحمت، شفاء، موعظت، عزیز، مبارک، بشیر، نذیر یہ قرآن کریم کے اوصاف جمیلہ ہیں۔

☆......نزول قرآن کی ابتداء......☆

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے چالیس سال گزرنے پر قرآن کریم کے نزول کی ابتداء ہوئی جبکہ رسول اللہ ﷺ غار حرا میں عبادت کر رہے تھے۔ اچانک آپ ﷺ پر جبریل ذکر حکیم (قرآن کریم) کی آیات کے ساتھ نازل ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ لگایا پھر چھوڑ دیا انہوں نے آپ ﷺ سے ایسا تین مرتبہ کیا اور وہ ہر بار آپ ﷺ سے کہتے اقرأ (پڑھئے) اور رسول کریم ﷺ ان کو جواب دیتے میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اور انہوں نے تیسری بار آپ ﷺ سے کہا اقرأ باسم ربک الآیہ یہ نزول وحی اور نزول قرآن کا آغاز تھا۔

......نزول کے اعتبار سے سب سے پہلی اور آخری آیات کریمہ......

(۱) قرآن کریم کی سب سے پہلے سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات نازل ہوئیں اقرأ باسم ربک الخ جیسا کہ اس کی تائید ہوتی ہے بخاری شریف کی روایت سے ہوتی ہے۔

(۲)......قرآن کریم کی سب سے آخری آیت سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۸۱ ہے واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله الخ یہی راجح ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں جو آیت آخر میں نازل ہوئی وہ (واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله) ہے۔ اور اس آیت کے نزول کے بعد رسول اکرم ﷺ نو راتیں دنیائے فانی میں زندہ رہے۔ پھر ۳ ربیع الاول، سوموار کی رات انتقال فرما گئے اور بعض حضرات جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن میں سب سے آخری آیت "الیوم اکملت لکم الآیہ" (مائدہ، آیت:۳) نازل ہوئی ہے ان کی یہ رائے درست نہیں۔ کیونکہ یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر جب آپ ﷺ عرفات میں کھڑے تھے نازل ہوئی اور اس کے بعد آپ ﷺ ۸۱ دن زندہ رہے اور آپ ﷺ کی وفات سے نو راتیں قبل سورۃ البقرہ کی آیت" واتقوا یوما الآیہ" نازل ہوئی معلوم ہوا کہ آخری آیت سورۃ البقرہ کی آیت ہے نہ کہ سورۃ المائدہ کی آیت اور یہی راجح ہے۔

فائدہ :......سب سے پہلی نازل ہونے والی آیات سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات ہیں

فائدہ:...... سب سے پہلی نازل ہونے والی آیات سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات ہیں اور سب سے پہلے مکمل نازل ہونے والی سورت سورۃ المدثر ہے۔

فائدہ: الیوم اکملت لکم دینکم اس آیت میں جو کمال دین اور اتمام نعمت بیان کیا گیا ہے وہ فرائض واحکام، حلال وحرام کے اعتبار سے ہے اس کے بعد وہ آیات جن میں تذکیر، تحذیر من عذاب الٰہی کا بیان ہے ان کا نزول اس کے منافی نہیں جیسا کہ امام سدی نے کہا ہے کہ آیت مائدہ کے بعد حلال وحرام کا نزول نہیں ہوا۔

☆......دوسری فصل اسبابِ نزول کے بیان میں......☆

سبب نزول کیا ہے؟ ایک واقعہ رونما ہوتا یا کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو ایک آیت یا متعدد آیات اس واقعہ کے متعلق نازل ہوتی ہیں اسی کو سبب نزول کہتے ہیں۔ اور بعض اوقات نبی کریم ﷺ سے کسی حکم شرعی کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے یا کسی دینی امر کے متعلق استفسار کیا جاتا ہے تو بعض آیات نازل ہو جاتی ہیں اسے بھی سبب نزول کہا جاتا ہے۔

☆......سبب نزول کی پہچان کیسے ہوتی ہے؟......☆

اسباب نزول کی معرفت رائے اور اجتہاد کے ذریعے ممکن نہیں بلکہ اس میں ایسے لوگوں کی صحیح روایت اور سماع کا ہونا ضروری ہے جو نزول قرآن کے وقت موجود ہوں یا وہ اسباب نزول سے آگاہ ہوئے ہوں۔

☆......کیا نزول کے متعدد اسباب ہوتے ہیں؟......☆

مفسرین نے آیات کے نزول کے متعدد اسباب بکثرت بیان کیے ہیں اور اس قسم کی حالت میں قابل اعتماد بات یہ ہے کہ ہم اس عبارت کی طرف دیکھیں جو انہوں نے بیان کی ہے۔ ذیل میں ہم اس کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔

(۱)...... اگر دوسرا مفسر اس امر کے غیر کا ذکر کرے جس کا پہلے نے ذکر کیا ہے تو اسے اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ یہ حکم کا استنباط ہے اور آیت کے معنی کی تفسیر ہے نزول کا سبب نہیں ہے۔

(۲)...... دو میں سے ایک اپنے قول کی تعبیر کرے اور دوسرا سبب نزول کی صراحت کرے تو یہاں

قابل اعتماد چیز تصریح ہوگی اور دوسرے کا قول حکم کیلئے استنباط اور اس کی تفسیر ہوگی۔

(۳) اگر دونوں نزول کا صریح سبب بیان کریں لیکن ہر ایک دوسرے کا غیر ہو تو ضعیف کو چھوڑ کر صحیح پر اعتماد کیا جائے گا۔

(۴) اگر دونوں سبب نزول کی تصریح کریں اور اسناد صحت میں برابر ہوں تو وجوہ ترجیح میں سے کسی وجہ سے ترجیح دی جائے گی۔

(۵) اگر دونوں روایتیں صحیح الاسناد ہوں اور ترجیح بھی قائم نہ ہو سکے تو دونوں روایتوں میں موافقت پیدا کی جائے گی۔

(۶) اگر صحیح روایات کے درمیان موافقت ممکن نہ ہو تو اسے نزول کے تعدد و تکرار پر محمول کیا جائے گا۔

نوٹ:..... امثلہ کیلئے کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔

......کیا عمومِ لفظ کا اعتبار ہے یا خصوص سبب کا؟......

جمہور علماء کا خیال یہ ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ کہ خصوص سبب کا اور یہی راجح اور صحیح ہے اور بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اعتبار خصوص سبب کا ہے نہ کہ عموم لفظ کا۔

جمہور کی دلیل:..... صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں کا آیات کے عموم سے استدلال پکڑنا جو کہ ایک خاص واقعہ کے بارے میں نازل ہوئیں جیسے آیت ظہار وغیرہ۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ کہ خصوص سبب کا۔

☆......اسبابِ نزول کی معرفت کے فوائد......☆

(۱) حکم کی قانون سازی پر آمادہ کرنے والی حکمت کی وجہ کی معرفت

(۲)..... حکم کو سبب سے مخصوص کرنا (یہ ان لوگوں کے نزدیک ہے جن کی نظر میں اعتبار خصوص سبب کا ہے۔

۳) حصر کے توہم کو دور کرنا ان امور میں جن کا ظاہر میں حصر ہو۔

(۴) اس واقعہ کی معرفت جس میں آیت نازل ہوئی اور اس میں مبہم وغیرہ کی تعیین۔

تیسری فصل

قرآن مجید کے الگ الگ نازل ہونے کی حکمت

قرآن مجید کیسے نازل ہوا؟ قرآن کے دو تنزل ہیں (۱) لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف یکبارگی نازل ہوا جیسے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ایک ہی رات (لیلۃ القدر) میں قرآن کریم کا نزول ہوا اور اسی طرح حدیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپؓ نے فرمایا قرآن لیلۃ القدر میں ماہِ رمضان میں یکبارگی آسمان دنیا کی طرف نازل کیا گیا پھر متفرق اجزاء کی صورت میں اتارا گیا۔ (طبرانی)

(۲) دوسرا تنزل آسمان دنیا سے حضرت نبی کریم ﷺ کے قلب مبارک پر تیئس سال کی مدت میں جو بعثت سے آپ ﷺ کی وفات تک ہے الگ الگ ہو کر ہوا۔ اس پر دلیل اللہ رب العزت کا فرمان "وقرآنا فرقناہ لتقرأہ علی الناس الآیۃ" سورۃ اسراء آیت ۱۰۶ ہے۔ ترجمہ: اور قرآن ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا تاکہ آپ اس کو لوگوں پر پڑھیں۔

قرآن کریم کے الگ الگ نزول کی حکمت

(۱)..... مشرکین کی اذیتوں کے مقابل حضرت نبی کریم ﷺ کے دل کو مضبوط کرنا۔

(۲) نزول وحی کے وقت حضور ﷺ سے مہربانی کرنا۔

(۳)..... احکام سماویہ کی توضیح کے اندر تدریجاً بڑھنا۔

(۴)..... مسلمانوں پر قرآن کے حفظ وفہم کو آسان کرنا۔

(۵) واقعات وحوادث کے ساتھ ساتھ چلنا اور بروقت ان سے آگاہ کرنا۔

(۶) قرآن کے سرچشمہ کی طرف رہنمائی کرنا کہ وہ حکیم وحمید خدا کا نازل کردہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کیسے حاصل کیا؟

حضرت نبی کریم ﷺ نے امین الوحی حضرت جبریلؑ کے واسطے سے قرآن حاصل کیا اور جبریل نے اللہ رب العزت سے حاصل کیا اور جبریل کا کام اللہ کے پیغام پہنچانے اور رسول اللہ کی طرف وحی کرنے کے سوا

اور کوئی کام نہیں۔ اللہ رب العزت نے اپنی کتاب مقدس کو بواسطہ جبریل امین آپ ﷺ پر نازل کیا اور جبریل نے رسول اللہ کو سکھایا اور رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی امت تک پہنچایا۔

جبریل نے قرآن کیسے حاصل کیا؟

جبرئیل امین کو قرآن کا حصول سماع سے ہوا جب انہوں نے آیات قرآنیہ اللہ تعالیٰ سے سنیں تو انہوں نے ان کو نبی کریم ﷺ پر اتارا۔

الفصل الرابع

عہدِ نبوت میں قرآن مجید کا جمع کرنا

دور نبوت میں جمع قرآن کی دو صورتیں اکٹھی تھیں (۱) حفظ و استظہار کے طریق سے سینوں میں جمع کرنا (۲) کتابت کے طریق سے سطور میں جمع کرنا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں جمعِ قرآن

رسول اللہ ﷺ امانت پہچانے کے بعد اللہ کے جوار میں منتقل ہو گئے۔ آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خلافت سنبھالی۔ آپؓ کو خلافت میں بہت زیادہ مصائب اور مرتدین سے جنگوں کی مشکلات پیش آئیں۔ مسلمانوں اور مسیلمہ کذاب کے پیروکاروں کے درمیان جنگیں ہوئیں اور جنگ یمامہ جس میں کبار قراء اور حفاظ صحابہؓ شہید ہوئے جن کی تعداد ستر سے بڑھ کر ہے اور حضرت عمرؓ کو یہ بات گراں گزری حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں آئے جن کو غم اور الم کی حالت میں پا کر آپؓ نے حفاظ کی موت سے ضیاع قرآن کے خوف سے قرآن جمع کرنے کا مشورہ دیا۔ شروع میں حضرت ابو بکرؓ متردد ہوئے بعد میں اللہ نے آپ کا شرح صدر کر دیا اور حضرت زید بن ثابتؓ کو پیغام بھیجا کہ وہ قرآن کو ایک مصحف میں جمع کرنے کیلئے ذمہ داری قبول کریں۔ حضرت زید بن ثابتؓ شروع میں متردد ہوئے پھر اللہ نے ان کا بھی شرح صدر کر دیا جیسا کہ ابو بکرؓ کا کیا تھا۔ جیسا کہ امام بخاریؒ نے اس جمع کے واقعہ کو بیان کیا ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کے مصحف کی خوبیاں

(۱)... مکمل دقیق تلاش اور کامل چھان بین (۲)...... مصحف میں وہی ضبط کیا گیا جس کی تلاوت کا منسوخ ہونا ثابت نہیں ہوا (۳)...... اس پر امت کا اجماع ہے کہ اس میں جو آیات قرآنیہ ضبط کی گئی ہیں

تواتر سے ثابت ہیں (۴) مصحف ان قراآت سبعہ پر مشتمل ہے جو صحیح نقل سے منقول ہیں۔

حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں جمع قرآن

حضرت عثمانؓ کے زمانے میں جمع قرآن کا سبب اس کا غیر تھا جو حضرت ابوبکرؓ کے عہد مبارک میں ہوا۔ حضرت عثمانؓ کے عہد میں مملکت اسلامی وسیع ہوگئی ہر شہر میں اس صحابی کی قرآت پھیل گئی جس نے انہیں سکھایا تھا اور ان کے درمیان حروف ادا اور وجوہ قراآت میں اختلاف پایا جاتا تھا۔ نزاع و اختلاف کا خطرہ تھا کہ اختلاف قراآت کے سبب سے لوگ ایک دوسرے کی تکفیر نہ کردیں۔ حضرت عثمانؓ کو جب اس کی خبر پہنچی تو انہوں نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم میرے پاس رہ کر اختلاف کرتے ہو تو جو مجھ سے دور ہیں وہ اور بہت زیادہ اختلاف کرتے ہونگے۔ انہی اسباب و واقعات کے سبب سے حضرت عثمانؓ نے بڑے بڑے صحابہ کرامؓ کو جمع کیا اور اس اختلاف کے متعلق ان سے مشورہ طلب کیا اور مشورہ اس بات پر ہوا کہ آپ لغت قریش کے مطابق متعدد مصاحف لکھوائیں اور ہر شہر کی طرف ایک مصحف بھیج دیں اور ان مصاحف کے ماسوا کو جلانے کا حکم دے دیں تاکہ قرآت میں اختلاف و نزاع باقی نہ رہے۔

جمع ابوبکرؓ و جمع عثمانؓ میں فرق

حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں جمع کرنے سے مراد قرآن اور اس کی کتابت کو ایک مرتب الآیات مصحف میں نقل کرنا تھا۔ آپؓ نے اسے کھجور کی شاخوں، چمڑوں اور نرم پتھروں سے جمع کیا اور جمع کرنے کا باعث حفاظ کرام کی موت تھی اور اس جمع کرنے کا مشورہ حضرت عمرؓ نے دیا تھا اور حضرت عثمانؓ کے جمع کرنے سے مراد اس مصحف سے جو حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں جمع کیا گیا تھا متعدد مصاحف میں لکھنا تاکہ انہیں آفاق اسلامیہ کی طرف بھیجا جائے اور اس جمع کا سبب قراآتِ قرآن میں قراء کا اختلاف تھا اور اس جمع کا مشورہ حضرت حذیفہؓ بن یمان نے دیا تھا۔

الفصل الخامس

نسخ کا لغوی معنی: نسخ کبھی ازالہ کے معنی میں آتا ہے جیسے عرب کا قول ہے نسخت الشمس الظل اور کبھی ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف نقل کرانے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نسخت الکتاب اور کبھی نسخ تبدیل و تحویل کے معنی میں بھی

آیت ہے واذا بدلنا آیۃ مکان آیۃ (الآیہ)

نسخ کا شرعی معنی: ھو رفع الحکم الشرعی بدلیل شرعی متاخر

نسخ فی القرآن: قرآن کریم میں نسخ عقلاً جائز ہے اور بالاجماع واقع ہے۔ جیسے ماننسخ من آیۃ (الآیہ پارہ نمبر۱)

اقسام النسخ فی القرآن: قرآن کریم میں نسخ تین طرح سے واقع ہوا ہے۔ (۱) تلاوت اور حکم دونوں کا نسخ (۲) تلاوت منسوخ اور حکم باقی ہو (۳) حکم منسوخ اور تلاوت باقی ہو۔

نسخ کی حکمت: ...... احکام بندوں کی مصلحت کیلئے مشروع کیے گئے ہیں اور یہ مصلحت زمان ومکان کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتی رہتی ہے جب کوئی حکم کسی حاجت کی وجہ سے کسی ایک زمانہ میں مشروع کیا جاتا ہے پھر جب وہ حاجت زائل ہو جاتی ہے تو حکمت مقتضی ہوتی ہے اس بات کی کہ اس حکم کو منسوخ اور تبدیل کر دیا جائے ۔اس دوسرے حکم کیساتھ جو اس دوسرے وقت کے موافق ہو یہ تبدیلی اور تغییر مصلحت کی وجہ سے ثابت ہے اور بندوں کیلئے نافع ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طبیب مزاج اور قابلیت واستعداد کے مختلف ہونے کی وجہ سے غذاؤں اور دواؤں کو تبدیل کرتا ہے۔

......الفصل السادس: فرق بین التاویل والتفسیر......

تفسیر: ......لغت میں تفسیر ایضاح وتبیین کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں تفسیر کہتے ہیں ایسے علم کو جس سے نبی ﷺ پر نازل شدہ کتاب کا فہم اور اس کے معانی کا بیان اور اس کے احکام اور حکم کا استخراج معلوم ہوتا ہے۔ اور بعض لوگوں نے تفسیر کی تعریف یہ کی ہے کہ تفسیر ایسا علم ہے جس سے انسانی طاقت کے بقدر قرآن کریم کے بارے میں بحث کی جاتی ہے کہ وہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی مراد پر دلالت کرتا ہے۔

تاویل: ...... تاویل لغتاً الاول سے مشتق ہے جس کے معنی رجوع کے ہیں اور اصطلاح میں تاویل متقدمین کے نزدیک تفسیر کے معنی میں ہے اور متاخرین کے نزدیک تاویل وتفسیر کے درمیان فرق ہے کہ تفسیر آیت کے ظاہری معنیٰ کو کہتے ہیں تاویل یہ ہے کہ آیت کریمہ جو متعدد معانی کا احتمال رکھتی ہو اس کے ایک

معنی کو ترجیح دینا اور علامہ سیوطیؒ نے تاویل اور تفسیر کے درمیان یہ فرق کیا ہے کہ تفسیر قرآن کے ظاہری معنی کو واضح کرنا ہے اور تاویل یہ ہے کہ جیسے عارفین معانی خفیہ اور اسرار ربانیہ لطیفہ سے جنکی آیت قرآنیہ متحمل ہے مستنبط کیا ہے یہی علامہ آلوسی کا خیال ہے۔

تفسیر کی اقسام...... تفسیر کی تین اقسام ہیں۔(۱) تفسیر بالروایہ اسے تفسیر بالمنقول یا تفسیر بالماثور کا نام بھی دیا گیا ہے(۲)...... تفسیر بالدرایہ اسے تفسیر بالرای کا نام بھی دیا گیا ہے۔ (۳)...... تفسیر بالاشارہ، علماء اسے تفسیر اشاری کا نام دیتے ہیں۔

(۱)**تفسیر بالروایہ:**...... یہ وہ تفسیر ہے جو قرآن وسنت یا صحابہؓ کے کلام میں اللہ تعالیٰ کی مراد کی وضاحت کیلئے آئی ہے۔

تفسیر بالروایہ کی اقسام:(۱)...... تفسیر القرآن بالقرآن (۲)...... تفسیر القرآن بالسنۃ النبویہ (۳)...... تفسیر القرآن باقوال الصحابہ۔

(۲)**تفسیر بالدرایہ.**...... یہ وہ تفسیر ہے جو صحیح اصول اور مسلمہ قواعد سلیمہ پر مبنی ہو۔

تفسیر بالدرایہ کی اقسام: ا۔تفسیر محمود ۲۔تفسیر مذموم

تفسیر محمود:...... وہ تفسیر ہے جو شارع کی غرض کے موافق ہو جہالت وضلالت سے دور ہو لغت عربیہ کے قواعد کے مطابق ہو اور قرآنی نصوص کے فہم میں اس کے اسالیب کے موافق ہو۔

تفسیر مذموم:...... وہ تفسیر ہے کہ علم کے بغیر قرآن کی تفسیر کی جائے یا قوانین لغت اور شریعت سے جہالت کے ساتھ خواہش کے مطابق اس کی تفسیر کی جائے اور یقین سے کہے کہ کلام اللہ سے مراد فلاں فلاں بات ہے۔

مفسر کے لئے شرائط:...... علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب اتقان فی علوم القرآن میں پندرہ علوم کی معرفت کو شرط قرار دیا ہے۔ ان میں سے سات یہ ہیں۔ ا۔لغت عربیہ اور اس کے قواعد کی معرفت ۲۔علوم بلاغت کی معرفت ۳۔اصول فقہ کی معرفت ۴۔اسباب نزول کی معرفت ۵۔ناسخ ومنسوخ کی معرفت ۶۔علم القراآت کی معرفت ۷۔علم الموہبہ

تفسیر اشاری کا مفہوم:...... تفسیر اشاری یہ ہے کہ بعض اہل علم کیلئے یا ارباب سلوک

میں سے عارف باللہ اور مجاہدۂ نفس کرنے والے لوگوں پر جو خفیہ راز و اشارات ظاہر ہوتے ہیں ان کی وجہ سے قرآن کے ظاہر کے خلاف اس کی تاویل کرنا۔

تفسیر اشاری کے بارے میں علماء کا مؤقف......

تفسیر اشاری کے بارے میں علماء کے مؤقف میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

(۱) امام زرکشی کا قول: ...... امام زرکشیؒ نے برہان میں بیان کیا ہے کہ صوفیا کا کلام تفسیر نہیں ہے وہ معانی و مواجید ہیں جنہیں وہ تلاوت کے وقت پاتے ہیں۔

(۲) امام نسفیؒ کا قول...... :امام نسفیؒ نے العقائد میں بیان کیا ہے کہ نصوص اپنے ظواہر پر ہیں اور ان سے ان معانی کی طرف عدول کرنا جنکا دعویٰ اہل باطل کرتے ہیں الحاد ہے وغیرہ ذالک۔

تفسیر اشاری ، تفسیر باطنی اور غرائب التفسیر میں فرق

تفسیر اشاری میں قرآن کے ظاہر کے خلاف تاویل کرنا اور ظاہر و باطن دونوں کے حق ہونے کا اعتقاد کرنا ہوتا ہے اور تفسیر باطنی میں باطن کا اعتقاد کرنا اور ظاہر کا اعتقاد نہ کرنا ہوتا ہے۔ اور غرائب التفسیر میں قرآن میں منکر اقوال کو شامل کیا جاتا ہے۔

☆......تفسیر بالروایہ کی مشہور تفاسیر......☆

:۱۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن ۲۔ بحر العلوم ۳۔ معالم التنزیل ۴۔ الکشف والبیان ۵۔ الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ۶۔ تفسیر القرآن العظیم

☆......تفسیر بالدرایہ کی مشہور تفاسیر......☆

۱۔ مفاتیح الغیب ۲۔ انوار التنزیل واسرار التاویل ۳۔ روح المعانی ۴۔ تفسیر جلالین ۵۔ مدارک التنزیل وحقائق التاویل ۶۔ البحر المحیط۔

تفسیر اشاری کی مشہور تفاسیر

(۱) تفسیر القرآن الکریم (۲) حقائق التفسیر (۳) الکشف والبیان (۴) تفسیر ابن عربی (۵) روح المعانی۔

☆......الفصل السابع اعجاز القرآن ......☆

اعجاز قرآن کا لغوی معنی :......عربی زبان میں اعجاز دوسرے کی طرف عجز کی نسبت کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اعجزت ان اکون الایۃ (مائدہ آیت ۳۱)

اعجاز قرآن کا اصطلاحی معنیٰ :......قرآن کی مثل لانے سے تمام انسانوں کے عجز کو ثابت کرنا خواہ وہ الگ الگ ہوں یا اکٹھے ہوں۔

اعجاز قرآن کا مقصد: اعجاز قرآن کا مقصد اس بات کا اظہار ہے کہ یہ کتاب حق ہے اور جو رسول اسے لایا ہے وہ سچا رسول ہے۔

وجہ تسمیہ معجزہ : معجزہ کو معجزہ اس لئے کہتے ہیں کہ تمام انسان اس کی مثل لانے سے عاجز آجاتے ہیں کیونکہ وہ خرق عادت امر ہوتا ہے اور اسباب معروفہ کی حدود سے خارج ہوتا ہے۔

اعجاز کب متحقق ہوتا ہے: جب تین امور پورے ہو جائیں تو اعجاز متحقق ہو جاتا ہے۔

(۱)......تحدی، للکار اور چیلنج یعنی مقابلہ اور معارضہ کی پیشکش کرنا۔

(۲)......چیلنج کے رد کا محرک قائم ہو۔

(۳)......کوئی مانع موجود نہ ہو۔

انواع چیلنج : قرآن کریم میں آنے والے چیلنج کی دو قسمیں ہیں

(۱)......عام چیلنج یہ تمام مخلوق کے لئے ہے جس میں فلاسفہ، دانشور، علماء اور حکماء شامل ہیں بلا استثناء تمام عرب و عجم کے لئے ہے۔

(۲)......خاص چیلنج یہ خاص عربوں کے لئے ہے ان میں سے اخص طور پر کفار قریش کے لئے ہے اور پھر یہ للکار دو قسم پر ہے۔

(۱)......کلی: تمام قرآن کے لانے کا چیلنج

(۲)...... جزئی: قرآن کریم کی سورتوں میں سے کسی سورت کی مثل لانے کا چیلنج خواہ وہ سورت سب سے چھوٹی ہی کیوں نہ ہو جیسے سورۃ الکوثر۔

معجزۂ الٰہیہ کی شروط

معجزہ کی پانچ شرائط ہیں۔(۱)......وہ ایسا ہو جس پر اللہ رب العزت کے سوا کوئی قدرت نہ رکھتا ہو۔(۲)...... وہ خلاف عادات اور سنن کونیہ کے مخالف ہو۔(۳)......مدعی رسالت اپنے دعوے کے صدق کا اسے گواہ بنائے۔(۴)...... چیلنج کرنے والے نبی کے دعوے کے مطابق واقع ہو۔(۵)......مقابلہ میں کوئی شخص اس معجزہ کی مثل نہ لا سکے۔

اعجاز قرآنی کے متعلق علماء کی آراء

الف: ...... بعض کی رائے ہے کہ قرآن کریم کے اعجاز کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے مطالع، مقاطع اور فواصل میں عربوں کی نثر و نظم کے مخالف نظم غریب پر مشتمل ہے۔

ب:...... بعض دوسرے حضرات کی رائے یہ ہے کہ وجہ اعجاز اس کے الفاظ کی فصاحت، اس کی عبارات کی بلاغت اور اس کے ڈھالنے کی عمدگی میں پوشیدہ ہے۔

ج:...... بعض اور لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اعجاز اس کے تناقض سے خالی ہونے اور دقیق معانی پر مشتمل ہونے اور ان پوشیدہ امور پر مشتمل ہونے پر ہے جو کسی بشر کے بس میں نہیں ہے۔

د:...... کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ وجہ اعجاز فواتح، مقاصد اور تمام سورتوں کے خواتیم میں پائی جانے والی ظاہری خوبیاں اور شاندار بدائع ہیں جن کا قرآن حامل ہے۔

قرآن کریم کے اعجاز کی وجوہ

(۱)......نظم بدیع جو عربوں کی زبان کے تمام رائج نظموں کے مخالف ہے۔

(۲)......عجیب اسلوب جو عربی زبان کے تمام اسالیب کے مخالف ہے۔

(۳)...... وہ فصاحت کہ جس کی مثل لانا مخلوق کے بس کی بات نہیں۔

(۴)......کامل و دقیق قانون سازی جو ہر وضعی قانون سازی پر غالب آجاتی ہے۔

(۵)......غیب کی خبریں دینا جو صرف وحی سے ہی معلوم ہو سکتی ہیں۔

(۶)......علوم کونیہ پر مشتمل ہونے کے باوجود اس کا متعارض نہ ہونا۔

(۷) ... قرآن کریم نے جو تمام وعدے اور وعید کیے ہیں ان کو پورا کرنا۔

(۸) وہ علوم و معارف جن پر علوم شرعیہ اور علوم کونیہ مشتمل ہیں۔

(۹) انسان کی ضروریات کو پورا کرنا۔

(۱۰) متبعین اور دشمنوں کے قلوب میں اس کی تاثیر۔

☆......اسلوب قرآن کے خصائص......☆

پہلی خصوصیت:...... قرآن کی لفظی شان جو اس کے نظم صوتی اور لغوی جمال میں جلوہ گر ہے۔

دوسری خصوصیت:...... اس کا عوام و خواص کو راضی کرنا۔

تیسری خصوصیت: اس کا عقل اور جذبے کو معا (اکٹھے) راضی کرنا۔

چوتھی خصوصیت: الفاظ قرآن کی بناوٹ کی عمدگی اور بیان کی مضبوطی۔

پانچویں خصوصیت:...... تصریف قول میں اس کی مہارت اور انواع کلام میں اس کا تفنن

چھٹی خصوصیت:...... اجمال اور وضاحت کے درمیان قرآن کا جمع کرنا۔

ساتویں خصوصیت:...... لفظ میں اعتدال کے ساتھ مفہوم کا پورا کرنا۔

الفصل الثامن (قرآن کے علمی معجزات)

اول:...... کائنات کی وحدت۔ دوم:...... کائنات کی پیدائش سوم: ایٹم کی تقسیم چہارم: ...... آکسیجن کی کمی پنجم:...... زوجیت (جوڑا ہونا) کا ہر چیز میں پھیلا ہوا ہونا۔ ششم: جنین کے پردے ہفتم:...... ہواؤں کے واسطے سے رس بھرنا، حاملہ کرنا۔ ہشتم:...... منوی حیوان یعنی انسان کی منی کا بننے والا مادہ۔ نہم:...... انسان کے خاموش اعضاء کا اختلاف

☆......الفصل التاسع......☆

ترجمہ کا مفہوم ترجمہ قرآن کا مطلب قرآن کو دوسری اجنبی زبانوں میں (جو عربی لغت کی غیر ہیں) نقل کرنا ہے اور اس ترجمہ کو نسخوں میں طبع کرنا ہے اور ترجمہ کی دو قسمیں ہیں ا۔ ترجمہ حرفی ۲۔ ترجمہ تفسیری

ترجمہ کی شرائط: ۱۔ مترجم معا (اکٹھے) دونوں زبانوں کو جانتا ہو اصل کی زبان اور ترجمہ کی زبان کو۔ ۲۔ وہ ان زبانوں کے اسالیب وخصائص کو جانتا ہو جن کا وہ ترجمہ کرنا چاہتا ہے۔ ۳۔ ترجمہ کا صیغہ صحیح ہوتا کہ اصل کی جگہ اترنا ممکن ہو۔ ۴۔ ترجمہ اصل کے تمام معانی اور اس کے مقاصد کو کامل طور پر پورا کرنے والا ہو اور فقط ترجمہ حرفی کیلئے دو شرطیں اور لگائی جاتی ہیں ا۔ ترجمہ کی زبان میں کامل مفردات پائے جاتے ہوں جو ان مفردات کے مساوی ہوں جو اصل کی زبان کے ہیں۔ ۲۔ ضمائر مستترہ میں دونوں زبانوں میں تشابہ پایا جاتا ہو اور ان روابط میں بھی جو تالیف ترکیب کیلئے جملوں کا رابط کرتے ہیں۔

نوٹ: ..... ان شروط کے ساتھ خواہ ترجمہ حرفی ہو یا تفسیری حلال ہے وگرنہ حرام ہے۔

الفصل العاشر: قرآن کریم کو سبعہ احرف ، سبعہ لغات پر نزول کی حکمت

امت اسلامیہ کیلئے آسانی پیدا کرنا خصوصاً امت عربیہ پر جس پر قرآن نازل ہوا ہے۔ یہ بات ہم آپ علیہ السلام کے قول سے اخذ کرتے ہیں کہ وہ ذات میری امت پر آسانی کرے اور میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی وغیرہ۔ محقق ابن جزری نے فرمایا کہ سات حروف پر اس کے آنے کا سبب اس امت پر تخفیف کرنا اور اس سے آسانی کا ارادہ کرنا ہے اور اس پر آسانی کرنا، اس کے شرف فراخی، رحمت اور اس کی فضیلت کی خصوصیت کیلئے ہے اور اس کے نبی افضل الخلق اور حبیب الخلق کی اجابتِ حق قصد کیلئے ہے۔

☆..... صحابہؓ میں سے مشہور قراء کے نام ..... ☆

۱۔ حضرت ابی بن کعب ۲۔ حضرت علی ۳۔ حضرت زید بن ثابت ۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ۵۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

☆..... تابعین میں سے مشہور قراء کے نام ..... ☆

۱۔ حضرت نافعؒ ۲۔ حضرت ابن کثیرؒ ۳۔ حضرت عاصمؒ ۴۔ حضرت حمزہؒ ۵۔ حضرت ابوعمروؒ ۶۔ ابن عامرؒ ۷۔ کسائیؒ

نوٹ: مزید تفصیل کیلئے کتاب کی طرف رجوع کریں۔ واللہ اعلم بالصواب

اللہم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولاساتذتہ ولمن قال اٰمین۔